9934-كافرعورت كا مسلمان عورت كو ديكھنے كے حكم كى مزيد وضاحت

سوال

آپ نے كہا تھا كہ كافر عورتوں كے ليے مسلمان عورت كو بغير پردہ كے ديكھنا جائز ہے، ليكن ميں مطمئن نہيں ہوئى، اس ليے كہ آپ نے عائشہ رضى اللہ تعالى عنہا سے ايک حديث بھى ذكر كى ہے كہ وہ ايک يہودى عورت كے سامنے آئى تھيں.

برائے مہربانى آپ موضوع كى مزيد وضاحت كريں، كيونكہ ميرے سسرالى رشتہ دار كفار ہيں ؟

پسندیدہ جواب

سب تعريفات اللہ تعالى كے ليے ہيں، اور اللہ كے رسول صلى اللہ عليہ وسلم پر درود و سلام كے بعد:

سوال كرنے والى آپ كى پردہ اور عزت و حشمت اور لباس كے متعلق، حتى كہ كافر عورتوں كے سامنے آنے كے متعلق آپ كى يہ حرص ايک ايسے دور ميں جہاں شرم و حياء كم ہو چكى ہے، اور غيرت نام كى چيز كمزور ہو كر رہ گئى ہے، يہ قابل ستائش ہے، اس پر آپ كا جتنا بھى شكر ادا كيا جائے كم ہے.

رہا يہ مسئلہ كہ كافر عورت كا مسلمان عورت كى جانب ديكھنا اور مسلمان عورت كا اس كے سامنے وہ كچھ ظاہر كرنا جو عادتا ظاہر ہوتا ہے، اس مسئلہ ميں پہلے اور آج كے علماء كرام كا اختلاف پايا جاتا ہے، آپ كو اس مسئلہ ميں علماء كرام كے اقوال كا خلاصہ اور ہر قول كى دليل سوال نمبر (2198) كے جواب ميں ملے گى آپ اسكا مطالعہ كريں، اور آپ يہ ملاحظہ كرينگى كہ جس نے كافر عورت كا بغير پردہ كے مسلمان عورت كو ديكھنا جائز كہا ہے اس كے پاس اس كى ايک سے زائد دليل ہے.

ليكن يہاں ايک چيز كى طرف اشارہ كرنا ضرورى ہے وہ درج ذيل ہے:

1- بلاشبہ سچے مومن كو جب كسى مسئلہ ميں كوئى ايک شرعى دليل مل جائے جو اس مسئلہ پر ظاہرى اور واضح دلالت كرتى ہو تو اس كے ليے اس دليل پر عمل كرنا لازم ہو جاتا ہے، اور اس پر عمل كے ليے دو يا اس سے زيادہ دليلوں كا ہونا ضرورى نہيں ہوتا.

2- يہ كہ جب كافر عورت امن والى نہ ہو اور اس سے خدشہ ہو كہ وہ مسلمان عورت كا وصف بيان كرتى پھرے گى، يا پھر اس كى عزت كے ساتھ كھيلے گى تو پھر مسلمان عورت كو اس سے احتراز كرتے ہوئے پردہ كرنا چاہيے، يا پھر اس جيسى عورت كے ساتھ اٹھنے بيٹھنے سے اجتناب كرے.

3- كافر عورتوں سے مسلمان عورت كا پردہ كرنے والا قول معتبر قول ہے، اور اس كى صحيح توجيح ہے، كئى ايک سلف رحمہ اللہ نے كافر عورت سے پردہ كرنے كا كہا ہے؛ اس ليے اگر مسلمان عورت اپنے دين كے ليے احتياط چاہتى اور اس قول پر عمل كرنا چاہتى ہے تو وہ اس پر عمل كر سكتى ہے، اسے حق حاصل ہے.

اس كے ورع و تقوى، اور شبہات سے دور رہنے كى حرص ركھنے كى بنا پر اس كے ليے خير كى اميد كى جائيگى، ليكن اس كے شايان شان يہ نہيں كہ جو اس كى مخالفت كرے وہ اسكا انكار كرتى پھرے، كيونكہ علماء كرام كے مابين يہ اجتہادى مسئلہ ہے، اور خاص كر جب اس كافرہ عورت سے كوئى خطرہ نہ ہو.

4- عورتوں کو چاہیے کہ وہ اپنے محرم مردوں یا مسلمان عورتوں کے سامنے بھی اپنے آپ کو ظاہر کرنے میں وسعت نہ کریں، چہ جائیکہ کافر عورتوں کے سامنے، بلکہ وہی اعضاء ظاہر کریں جو عادتا ظاہر کیے جاتے ہیں، مثلا ہاتھ، گردن، بال، پنڈلیاں، اور پھر (شرم وحیاء تو ایمان کا ایک حصہ ہے).

اور سوال نمبر (6596) کے جواب میں اس کی مزید وضاحت اور فائدہ ہے، آپ اسکا مطالعہ ضرور کریں.

اللہ تعالی کو ہی زیادہ علم ہے، اللہ تعالی ہمارے نبی محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر اپنی رحمتیں نازل فرمائے.

واللہ اعلم.